ان میں سے دیانت دار لوگوں کا ذکر بھی ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ ''اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس تم خزانے کا ایک ڈھیر بھی امانت رکھو تو وہ تمھیں پورا پورا واپس کر دیں گے۔'' (آیت ۷۵)

گذشتہ سطور میں قرآن وحدیث کی روشنی میں اہل کتاب کے ساتھ مسلمانوں کے تعلق اور برتاؤ کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اہل کتاب کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں ان تعلیمات اور اصولوں کا پورا پورا لحاظ رکھیں اور اللہ، اللہ کے پیغمبروں، آسمانی صحائف اور یوم آخرت پر ایمان کو ایک قیمتی اور مشترک اساس تصور کرتے ہوئے معاشرتی سطح پر اہل کتاب کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک کا خصوصی برتاؤ کریں۔ خاص طور پر مسلم معاشروں میں اہل کتاب کی عبادت گاہوں اور ان کے مذہبی جذبات کے احترام کو یقینی بنائیں اور اختلافی امور پر بحث ومباحثہ کی نوبت آئے تو تہذیب وشائستگی اور حکمت وموعظہ حسنہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی غلطی کو ان پر واضح کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ ہدایت پر قائم رکھے۔ آمین

شدت پسندی کا مقابلہ اور ریاستی ترجیحات

۶ ستمبر کی اخباری اطلاعات کے مطابق چیئرمین سینیٹ میاں رضا ربانی نے وائس چانسلر جامعہ کراچی کو ایک خط لکھا ہے جس میں یونیورسٹی طلبہ کا ریکارڈ انٹیلی جنس ایجنسیوں کو دینے اور طلبہ کو داخلے کے وقت مقامی پولیس اسٹیشن سے حاصل کردہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی تجویز پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اس فیصلے سے طلبہ میں بے چینی اور خوف پھیلے گا۔ خط میں کہا گیا ہے کہ دونوں ادارے ریاست کے سخت ادارے ہیں اور ان اداروں سے طلبہ کے رابطے کے باعث طلبہ میں خوف اور بے چینی بڑھے گی۔ چیئرمین سینٹ نے تجویز کیا ہے کہ نوجوانوں میں انتہا پسندی اور تشدد کے مسائل حل کرنے کے لیے فوری اقدامات کیے جانے چاہئیں اور اس سلسلے میں طلبہ یونینز کی بحالی اور ادبی اور تعلیمی سرگرمیوں کے فروغ سے (انتہا پسندانہ رجحانات کے مقابلے میں) ایک مختلف موقف جنم لے گا۔

ہمارے نزدیک چیئرمین سینیٹ نے ایک اہم اور نازک معاملے میں بروقت توجہ دلا کر اپنے منصب کے ساتھ وابستہ ذمہ داریوں کے احساس کا ثبوت دیا ہے اور اس حوالے سے ان کی جرات قابل داد ہے، تاہم یہ ایک جزوی اور وقتی مسئلہ نہیں، بلکہ بنیادی آئینی حقوق کا مسئلہ ہے۔ ملک پہلے ہی ''سیکیورٹی اسٹیٹ'' کے بااعزاز لقب سے ملقب اور گم شدہ افراد (missing persons) جیسے سنگین آئینی وانسانی مسئلے سے نبرد آزما ہے، اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے عنوان سے اس صورت حال کی سنگینی بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں وضع کی جانے والی پالیسیوں کو قومی فورمز پر ہر جگہ زیر بحث لائے جانے کی ضرورت ہے، اس سے پہلے کہ سیکیورٹی اداروں کا جبر اور خوف ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔